بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہائیڈ پارک ٹائمز پروڈکشن۔

اب کیا...؟

مقامی اور میئر کے انتخابات کے نتائج نے اسٹیبلشمنٹ کو سنجیدہ طور پر ڈرا دیا ہے۔ اسرائیل کی صیہونی ریاست کے ہاتھوں فلسطینی عوام کے جاری قتل عام کے خلاف مسلم ووٹ اور دیگر کے احتجاج کا اثر واضح ہوا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی نتائج تھے جنہوں نے 4 جولائی 2024 کو متوقع سے پہلے برطانیہ کے عام انتخابات کو جنم دیا۔

ڈر کی ماری، شاید وائٹ ہال نے مخالفین کی تنظیم سازی کی صلاحیت کو تسلیم کیا اور ڈرتے تھے کہ مزید تاخیر انہیں مزید مؤثر بنا دے گی، جس کے نتیجے میں قومی سطح پر بڑا اپ سیٹ ہو سکتا ہے۔ ٹوریز جانتے ہیں کہ ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ کنزرویٹو پارٹی اپنے اعلیٰ پروفائل ممبران کو ریفارم یوکے اور لیبر پارٹی کو خون دے رہی ہے جو شاید اقتدار کے راہداریوں میں اگلے مرحلے کی صیہونیت کو لانے کے لئے تیار کی گئی ہو۔ ایک ہنگ پارلیمنٹ کا تصور کرنا اتنا مشکل نہیں، جو مسلم ووٹ کے اثر کے گرد گھوم رہا ہو۔

برطانوی پاکستانی مسلم کمیونٹی روایتی طور پر لیبر کو ووٹ دیتی آئی ہے۔ بزرگوں نے ہمیشہ اپنی محنتی طبقاتی میراث کو تسلیم کیا ہے، اور ان کی ووٹنگ کی تاریخ اس کی عکاسی کرتی ہے۔ حال ہی میں انہیں احساس ہوا ہے کہ لیبر اپنی معاشرتی مساوات اور انصاف کی بنیادی قدروں سے ہٹ کر سوشلسٹ سرمایہ دارانہ مرکب میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اتفاق رائے یہ ہے کہ عام انتخابات، متضاد نظریات کے درمیان انتخاب سے زیادہ، دراصل ایک عالمی صیہونی ایجنڈا کو قانونی حیثیت دینے کے لئے ایک مشعل کی تبدیلی ہیں۔

مغرب کی واضح منافقت اور دوہرے معیارات دنیا بھر میں بے نقاب ہو چکے ہیں، خاص طور پر یوکرین اور فلسطین کے دو موجودہ جنگی علاقوں کے حوالے سے۔

کیر سٹارمر کی فلسطین میں لاکھوں بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے قتل اور بھوک سے مرنے کی حمایت کرنے والی غلطی نے ان کے فلسطینی عوام کے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ انسانی حقوق کے ساتھ بدتمیزی کے رویے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ برعکس، سٹارمر کی یوکرین پر پوزیشن نے ان کی دوہری معیاری اور مسلمانوں کی زندگیوں کے لئے ان کی مکمل بے اعتنائی کو نمایاں کیا ہے۔

نتیجتاً، لیبر پارٹی اب برطانوی پاکستانیوں کی وہ تقریباً مکمل عقیدت کا مزہ نہیں لے رہی، جو اسے پہلے دی جاتی تھی۔ دنیا بھر کے مسلمان اور بہت سے دیگر مختلف عقائد اور رنگوں کے لوگ بجا طور پر حکومت کی مستقبل کی اخلاقیات پر سوال اٹھا رہے ہیں، جس کی قیادت کو فلسطینی عوام کے پرسرار قتل اور اجتماعی بھوک سے مرنے کے بارے میں کوئی تردد نہیں ہے۔ مسلمانوں کے لئے سوال یہ ہے؛ جب وہ اس مسلسل نسل کشی میں ظالموں اور ان کے حامیوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے ایمان کی کیا حالت ہوتی ہے؟

صیہونی اسرائیل کے لئے ان کی بے تکان کھلی حمایت کے پیش نظر، کیا لیبر کو ووٹ دینا حلال ہے؟

حلال یا حرام

ایمان ایک ایسی شے ہے جو تمام دنیاوی قدروں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے، خواہ وہ ملک ہو، جنس ہو، طبقہ ہو یا دولت۔ ایمان کا اظہار کرنے کے لئے کوئی سبسکرپشن فیس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان قرآن کو اپنا آئین سمجھتے ہیں۔ یہ وہ معیار ہے جس کے ذریعے وہ خود کو اور دوسروں کو جانچ سکتے ہیں۔ یہ مسلمان کے علم کا پہلا اور اہم ترین ذریعہ ہے، اور انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور کسی چیز کو انہیں تقسیم نہ کرنے دیں۔ دوسرا ذریعہ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت ہے جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں درج ہے۔ علم کا تیسرا ذریعہ علماء کی اجماع ہے جو کبھی کبھار قرآن اور سنت کی تعبیر پر فتوے دیتے ہیں جیسا کہ روزمرہ زندگی میں فقہ کے معاملات میں لاگو ہوتا ہے۔

سورہ مائدہ (۵) آیت ۵۱: اے مومنو! نہ یہودیوں اور نہ عیسائیوں کو اپنا ولی بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

ان کی دو طرفہ ولایت کا اظہار جدید دور میں صیہونیت کے طور پر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی مومن اس تعلق میں کوئی دخل دے گا تو وہ ان میں سے ایک بن جائے گا۔ یہ ان کے ایمان کو ترک کرنے کے مترادف ہے۔

سورہ مائدہ (۵) آیت ۵۲: تم دیکھو گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان کی ولایت کی طرف دوڑتے ہیں، یہ کہتے ہوئے (بہانہ بناتے ہوئے)، "ہمیں خوف ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آئے۔" لیکن شاید اللہ تمہاری فتح دے یا اپنے حکم سے کوئی اور فضل فرمائے، اور وہ اپنے دلوں میں چھپائی گئی باتوں پر پچھتائیں گے۔

منافقوں اور سازش کرنے والوں کو بلاوجہ نشانہ بنانا مناسب نہیں ہے، لیکن آپ انہیں ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ لوگوں کو اپنے اندر گہرائی تک جانا چاہئے، اپنے ضمیر میں جھانکنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیا ٹوپی ان پر فٹ بیٹھتی ہے۔ سوال یہ ہے، کیا لوگ واقعی سمجھتے ہیں کہ وہ ردت میں چلے جا رہے ہیں؟ کیوں نام نہاد عالم دین امت کو خطرے سے آگاہ نہیں کر رہے؟ برطانیہ بھر کی مسجدوں کی کمیٹیاں کیوں ان پارٹیوں کے امیدواروں پر امیدیں لگائے ہوئے ہیں جن کے رہنما سرگرم اسلام دشمن ہیں، جو امت کی تباہی چاہتے ہیں؟ کیا واقعی ان کے دلوں میں بیماری ہے؟

یہ سوالات ہر شہر یا خطے کی مسجدوں کی کونسل کے ذریعہ منظم اور مربوط مسلم جواب کی تنظیم کے ساتھ کمیونٹی کو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے لئے یہ معاملہ نہیں کہ کون برسر اقتدار آتا ہے۔ تمام مرکزی سیاسی جماعتوں کے فلسطین کے بارے میں ایک جیسے مکروہ عزائم ہیں۔ اس بات کے پیش نظر، رائے یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی ووٹ دینا حرام ہے اور اس طرح صیہونیت کے حتمی مقصد میں مدد دینا ہے جو فلسطین کے لوگوں کی مکمل خاتمہ اور نسل کشی ہے۔

پی اختر - چیئر ہائیڈ پارک ٹائمز / پی کے پلس

pav.hydeparktimes@gmail.com